REGD. NO L 5254
17
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹۷۹
لاہور
فی پرچہ ۱ر

روزنامہ الفضل

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲ روپے

جلد ۳۹/۵ | ہفتہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ۶ صلح ۱۳۳۰ ہش ۶ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ جنوری (بر قیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آج بخار نہیں ہوا۔ دل کی حالت اگرچہ کل کی نسبت قدرے بہتر ہے لیکن کمزوری بدستور ہے۔ گلے میں تکلیف بھی تا حال موجود ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کی دوسری سالانہ کانفرنس

سیرالیون ۵ جنوری۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سیرالیون کی دوسری سالانہ کانفرنس نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب لنڈن ہوتے ہوئے پاکستان سے بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے ہیں۔

پاکستان کی عدم شرکت پر برطانوی اخبارات کا تبصرہ

لندن ۵ جنوری۔ وزراء اعظم کی کانفرنس میں پاکستان کی عدم شرکت پر برطانوی اخبارات برابر تبصرہ کر رہے ہیں ڈیلی سکیچ نے لکھا ہے کہ برطانیہ میں اس امر کا کوئی احساس نہیں ہے۔ کہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کا دعویٰ کتنا مضبوط ہے۔ یہاں اس مسئلہ پر ہمدردی سے غور نہیں کیا گیا۔ یہ مسئلہ نہایت اہم اور ضروری ہے دولت مشترکہ کی کانفرنس کو اس پر ضرور غور کرنا چاہیئے "ٹائم اینڈ ٹائیڈ" نے لکھا ہے کہ دولت مشترکہ کو باہمی جھگڑے خود طے کرنے چاہئیں اختلافات کا ڈھنڈورہ پیٹنے سے دشمن خوش ہونگے

پاکستان کی سلامتی اور بقا دولت مشترکہ کی رکنیت سے بدرجہا زیادہ اہم اور ضروری ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان کے نام مبارکباد کا پیغام

ربوہ ۵ جنوری۔ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں عدم شمولیت کے متعلق وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان نے جس عزم کا اظہار کیا ہے۔ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے ایک تار کے ذریعہ انہیں مبارکباد دی ہے۔ تار میں وزیر اعظم کی عدم شرکت پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کی سلامتی و حفاظت کا سوال دولت مشترکہ کی رکنیت سے کہیں زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ تار میں مزید لکھا ہے کہ اگرچہ خیر سگالی کا جذبہ قابل قدر جذبہ ہے۔ لیکن ملکی مفاد کے لئے ثابت قدمی دکھانا اس سے بدرجہا قابل قدر اور بیش قیمت چیز ہے۔ آخر میں دعا مانگی گئی ہے کہ خدائی نصرت وزیر اعظم کے شامل حال رہے

تار کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

"آپ نے دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے ایجنڈے میں مسئلہ کشمیر کی شمولیت پر زور دیتے ہوئے جس عزم و ثبات کا اظہار کیا ہے۔ میں اس پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اگرچہ ہماری جماعت کے نزدیک دولت مشترکہ کی رکنیت بھی اہم ہے۔ لیکن اس کے نزدیک یقیناً پاکستان کی سلامتی اور حفاظت کا سوال اس سے کہیں زیادہ اہم اور ضروری ہے خیر سگالی کا جذبہ بیشک ایک قابل قدر اور نہایت بیش قیمت چیز ہے لیکن اپنے ملک کے مفاد کے لئے ثابت قدمی دکھانا بعض حالات میں اس سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے خدا آپکے ساتھ ہو"

آج صبح مرکزی کابینہ کا اہم اجلاس ہوگا

کراچی ۵ جنوری۔ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان کو دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے۔ اس کے بارے میں وزیر اعظم نے آج رات ٹیلی فون پر ان چار وزیروں سے مشورہ کیا۔ جو آجکل لاہور میں ہیں۔ خیال ہے۔ کل صبح کراچی میں مرکزی کابینہ کا ایک اجلاس ہوگا۔ جس میں اس بارے میں مزید صلاح مشورہ کیا جائے گا۔ اس وقت مرکزی وزراء میں سے صرف تین وزیر کراچی میں موجود ہیں یعنی چودھری نذیر احمد خان ڈاکٹر محمود حسین اور مسٹر فضل الرحمٰن جو آج رات ہی قاہرہ سے کراچی پہنچے ہیں۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان۔ وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین وزیر امور کشمیر مشتاق احمد گورمانی اور وزیر مواصلات سردار بہادر خان نے بھی آج شام گورنمنٹ ہاؤس میں اس بارے میں باہم مشورہ کیا۔ وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار آج ہی کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی بھی آجکل لائلپور کے دورے پر ہیں!

مصر کے سیاسی حلقوں کا ردِ عمل

قاہرہ ۵ جنوری۔ مسٹر لیاقت علی خان نے دولت مشترکہ کی کانفرنس کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے قاہرہ کے سیاسی حلقے اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں مصر کے قائمقام وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ بالآخر پاکستان کی شمولیت سے مصر کو خوشی ہوگی کیونکہ اگر مصر کا معاملہ زیر بحث آئے تو اسے مدد مل سکے گی۔

امریکی فوجوں کی پسپائی

ٹوکیو ۵ جنوری۔ آج کوریا میں وسطی محاذ پر ایک لاکھ اسی ہزار چینی کمیونسٹ فوج نے اقوام متحدہ کے مورچے توڑ کر اتحادی فوجوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ اب وہ آٹھویں ڈویژن کی امریکی فوج کو گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں

کراچی ۵ جنوری۔ پاکستان کا ایک تجارتی وفد اس مہینے کے آخر میں فرانس جائے گا۔ جو ایک نیا معاہدہ مرتب کرنے کے سلسلے میں وہاں کی حکومت سے بات چیت کریگا۔

تفویض اختیارات

کراچی ۵ جنوری۔ حکومت پاکستان نے کاٹن کنٹرول کے قانون مجریہ سنہ ۱۹۵۰ء کے تحت کاٹن کنٹرول بورڈ کو وسیع اختیارات تفویض کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مختصرات

لاہور ۵ جنوری۔ آج یہاں وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین سے پنجاب مسلم لیگ کے ایک وفد نے ملاقات کی۔

لندن ۵ جنوری۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ چین میں قوم پرست گوریلا دستوں نے متعدد مقامات پر اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ انہوں نے کوریا میں اشتراکی فوجوں کی مصروفیت سے فائدہ اٹھانا چاہا ہے۔

قاہرہ ۵ جنوری۔ نہر سویز کے علاقے سے برطانوی فوجیں ہٹانے کے بارے میں گزشتہ دنوں پنڈت نہرو نے قاہرہ میں جو بیان دیا تھا۔ حکومت مصر نے ہندوستان کی حکومت سے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا تھا۔ کہ دفاعی نقطہ نظر سے نہر سویز کے علاقے میں برطانوی فوجوں کی موجودگی ضروری ہے

راولپنڈی ۵ جنوری۔ ضلع راولپنڈی کے حکام نے سرکاری خرچ پر یہاں کے مندروں اور گوردواروں کی مرمت کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۵ جنوری۔ ہندوستان کے وزیر خوراک نے تسلیم کیا ہے کہ دھان کی بجائے پٹ سن کی کاشت کرنے سے ہندوستان میں ۹ لاکھ ٹن اناج کی کمی ہوئی ہے۔

کوئٹہ ۵ جنوری۔ حکمران خاندان کے مظالم سے تنگ آکر افغانی سپاہی سرحد پار کر کے پاکستان آ رہے ہیں ایسے واقعات کی تعداد برابر بڑھ رہی ہے۔

جب تک ہم عملی لحاظ سے ایک انقلابی نمونہ پیش نہیں کریں گے۔ دنیا میں حقیقی روحانی انقلاب برپا نہیں ہوگا

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب سے آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا خطاب

لاہور ۵ جنوری آج مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں نماز جمعہ کے بعد ایک مختصر سی تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان نے احباب جماعت کو ان کی عظیم ترین ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بالخصوص اس امر پر زور دیا کہ جب تک ہم اسلام پر کما حقہ عمل کے لحاظ سے ایک انقلابی نمونہ پیش نہیں کریں گے اس وقت تک ہمارے ذریعہ سے وہ روحانی انقلاب برپا نہیں ہوگا۔ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد خدا تعالیٰ اس دنیا میں برپا کرنا چاہتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے مزید فرمایا کہ ہمیں اپنے اندر ایک ایسی ہمہ گیر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے کہ زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہ رہے جو اسلام کے سانچے میں نہ ڈھل جائے۔ آج زندگیوں میں ایک ایسا حقیقی انقلاب برپا کرنے کی ضرورت ہے کہ جو دنیا میں رونما ہونے والے مادی تغیرات کا بآسانی مقابلہ کر سکے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس قدر نئے مادی تغیرات رونما ہو رہے ہیں۔ اسی نسبت سے ہمیں بھی قربانی و ایثار کا معیار بلند سے بلند تر کرنا ہوگا۔ اگر خدانخواستہ ہم نے زمانے کی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنے معیار قربانی کو بلند نہ کیا۔ تو پھر ہم خدائی انعامات کے وارث قرار نہیں پا سکیں گے۔ چودھری صاحب موصوف نے امریکہ کے نو مسلم احمدیوں کے ایمان افروز حالات بیان فرما کر احباب کو توجہ دلائی۔ کہ بعد میں آنے والے لوگ ہم سے سبقت لئے جا رہے ہیں۔ یہ نہایت افسوس کا مقام ہوگا۔ کہ ہم غفلت میں پڑے سوتے رہیں اور بعد میں آنے والے ہماری جگہ سنبھال لیں۔ (اسٹاف رپورٹر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ۔ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۶ جنوری ۱۹۵۱ء

ادب برائے مغالطہ انگیزی

ادیبوں میں یہ بحث مدت سے چلی آئی ہے کہ "ادب برائے ادب" کا اصول صحیح ہے۔ یا "ادب برائے زندگی" کا اصول ہمارے پاکستانی ادیبوں نے اس میں اور بھی وسعت پیدا کر لی ہے اور ادب کی کئی قسمیں ایجاد کر لی ہیں۔ مثلاً "ادب برائے بے ادبی" "ادب برائے مغالطہ انگیزی" وغیرہ وغیرہ۔ ادب برائے مغالطہ انگیزی نے تو حیرت ناک ترقی کی ہے۔ احراریوں کو تو اس میں ید طولےٰ حاصل ہی ہے۔ اور دراصل وہی اسکے موجد ہیں۔ مگر اب یہاں ایک طائفہ جو اپنے دل میں کسانوں کی ہمدردی کا بے پناہ جذبہ لے کر کھڑا ہوا ہے اس بات میں کسی طرح احراریوں سے پیچھے نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ ان غریبوں کا تو اوڑھنا بچھونا ہے ہی یہ۔ کیونکہ ان کے سامنے بڑا مشکل کام یہ ہے کہ اسلام کو کارل مارکس کی تعلیم کے مطابق کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ جب تک "ادب برائے مغالطہ انگیزی" کے اصولوں کا استعمال نہ ہو۔ یہ مدعا حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے یہی ان کا اوڑھنا بچھونا بن گیا ہے۔

جب سے پاکستان بنا ہے اس طائفہ نے بڑے بڑے "شہکار" تصنیف کر ڈالے ہیں۔ آج ہم اس فن کے ایک تازہ شہکار کا ذکر کرتے ہیں جو ہفت روزہ "آفاق" کی اشاعت مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۵۰ء کے صفحہ ۷ پر بڑی آب و تاب سے "مالک اور مزارع" "واتبعوا اذناب البقر" اور "وہ بیلوں کی دموں کے پیچھے پیچھے چلیں گے" کے دوہرے تہرے عنوان کے تحت شائع ہوا ہے۔ "ادب برائے مغالطہ انگیزی" کا اس سے بڑا شہ کار آپ نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ پہلے عنوان "مالک و مزارع" سے لے کر "فنکار" کے نام تک اور نام سے لے کر آخری حرف تک اصول "ادب برائے مغالطہ انگیزی" کی ایڑی سے [illegible] کا زور خرچ کر دیا گیا ہے۔

جب فنکار نے اپنا نام "خدا بندہ" یا "بندۂ خدا" لکھا ہے۔ کاتب نے اس کو اس طرح لکھا ہے کہ "خدا بندہ" اور "بندۂ خدا" دونوں طرح پڑھا جائے۔ مگر ہمارا قیاس ہے کہ یہ "بندۂ خدا" ہے۔ کیونکہ "خدا بندہ" تو شائد پنجابی نما اردو میں بھی استعمال نہیں ہوتا۔ اور "پنجابی نما اردو" کا اتہام فنکار کے ذوق سلیم کی ہتک ہے۔ اب "بندۂ خدا" تو ہر انسان کو کہا جاسکتا ہے۔ مغالطہ یہ دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ کسی کو پتہ نہ لگے کہ آپ کون "بندہ خدا" ہیں۔ کسان ہیں بڑے یا چھوٹے زمیندار ہیں یا افسر ہیں اور "بندۂ خدا" ہیں۔ یا "بندۂ سٹالین" کیونکہ عام "بندگان خدا" کی نظر میں تو سٹالین خود بھی "بندہ خدا" ہی ہے خواہ ان کا وہ خدا ہی کیوں نہ ہو۔ ہوسکتا ہے کہ ہمارا قیاس غلط ہو۔ مگر ہمارا قیاس یہی ہے کہ اگر آپ ان "بندۂ خدا" کو دیکھنا بھی چاہیں تو بیلوں کی دموں کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا تو ہرگز نہیں دیکھ سکیں گے بلکہ لاہور کے کسی کافی ہوس کی کرسی پر انگریزی لباس میں سفید پیالی میں کالی کالی کافی پیتے اور سگرٹ کا کش لگاتے۔ کسی بیرہ کی ایڑیوں کے پیچھے پیچھے نظر چلاتے۔ اور "ادب برائے مغالطہ انگیزی" کا مجسمہ بنے۔ کسانوں کے غم میں

فا کا - ا کا - قرا کا

کر رہے ہوں گے۔

خیر! اب اس "بندۂ خدا" کے "ادب برائے مغالطہ انگیزی" کا کمال ملاحظہ فرمائیے۔ آپ نے اپنے ڈرامے کی جائے وقوع ملتان کی سرزمین کو چنا ہے اور چھٹتے ہی فاتح سندھ سولہ سترہ سالہ مجاہد اسلام "محمد بن قاسم" کا گیت الاپ دیا ہے۔ تاکہ خود بھی مجاہد اسلام سمجھے جائیں۔ پھر گدی نشین پیروں کی ہجو فرمائی ہے۔ اس کے بعد دس بجے قبل دوپہر کے وقت ایک بہت بڑے رئیس باجلاس کونسل کے دولت کدے میں ایک احمدی مبلغ سے کوئی چیز جو غلاف میں لپٹی ہوئی ہے اس رئیس کی خدمت عالیہ میں پیش کرائی ہے۔ جس کا غلاف اتارا گیا تو حضرت امام جماعت احمدیہ کی تصنیف "اسلام اور ملکیت زمین" نکلی ہے۔ اس کے بعد جناب فاروق اعظم رض کا ذکر اتنی درد انگیزی سے کیا گیا ہے کہ انسان پڑھتا جائے اور روتا جائے۔ ساتھ ساتھ امام جماعت احمدیہ کی تضحیک بھی فرمائی ہے تاکہ قارئین آفاق کی آنکھوں سے تو آنسو رواں ہوں۔ اور زبان سے احراری قسم کی خطابت ٹپکے۔

اس کے بعد احمدی مبلغ سے کتاب کھلوائی ہے اور اس سے کتاب کے جستہ جستہ مطالب کا تعارف کرایا ہے۔ اور پھر "ادب برائے مغالطہ انگیزی" کا بھرپور ہاتھ مار کر احمدی مبلغ سے یہ الفاظ کہلواتے ہیں۔

"ملاحظہ فرمائیے ہمارے حضرت صاحب خلیفۃ المسیح الثانی نے یہاں یہ ثابت کیا ہے کہ ملک کا مظلوم طبقہ کسان نہیں بلکہ زمیندار ہے"۔

ڈرامانویس صاحب نے جونہی کذب طرازی اور مغالطہ انگیزی کا یہ شہ کار تصنیف فرمایا ہے تو خود فرماتے ہیں کہ

"میری حالت ایسی ہوگئی کہ گویا میرے سر پر لاٹھی نے ایک بھرپور وار کیا ہے"۔

ظاہر ہے کہ جس کے سر پر لاٹھی کا بھرپور وار ہو جائے اس کی حالت کیا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ڈرامانگار کے تقاضی ہوش و حواس کمال مغالطہ انگیزی کی سرحد یہیں ختم سمجھنی چاہیئے۔ آگے جو کچھ ہے وہ ان کے اختیار سے باہر ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے جو ادب برائے مغالطہ انگیزی" کا ہوائی قلعہ اتنی جانفشانی سے تیار کیا تھا وہ خود بخود ہوا ہو گیا ہے۔ آپ نے اس حالت میں کتاب کے صفحوں کا حوالہ پیش فرما دیا ہے۔ جن کو ہر ایک پڑھ سکتا ہے۔

صفحہ ۱۸۵ سے صفحہ ۱۹۵ تک

قسمت کی بات دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند
دوچار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

ان صفحات کے شروع کا کچھ حصہ ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ امام جماعت احمدیہ کے سامنے کیا مسئلہ تھا۔ اور آپ نے اس کا کیا حل فرمایا ہے۔ اور "آفاق" کے "بندۂ خدا" نے جو مغالطہ کا ہوائی قلعہ تعمیر کرنا چاہا تھا۔ وہ کس طرح ہوا میں ہو جاتا ہے۔ فھو ھذا

"میں قریباً ان تمام باتوں کا اوپر جواب دے چکا ہوں۔ جو زمینداری کے مخالف لوگوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ اور خصوصاً وہ باتیں جو سندھ گورنمنٹ زراعتی کمیٹی کی اقلیت کی رپورٹ میں درج کی گئی ہیں۔ البتہ ایک بات رہ گئی ہے جو کوئی شرعی دلیل تو نہیں۔ لیکن ایک جذباتی دلیل ضرور ہے۔ اور وہ ابن تین کا قول ہے یعنی چھٹی صدی ہجری کے ایک محدث ابن تین کا ایک قول نقل کیا گیا ہے جو یہ ہے۔

"ہمارا آج کا مشاہدہ بھی یہ ہے کہ سب سے زیادہ تکلیف اور دکھ پانے والی جماعت کسان ہیں"۔

(اقلیتی رپورٹ سندھ گورنمنٹ زراعتی کمیٹی)

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس حوالہ کا ترجمہ بھی غلط کیا گیا ہے۔ اس حوالہ میں ہرگز اس طرف اشارہ نہیں ہے کہ کسانوں کی حالت خراب ہے۔ جیسا کہ اقلیتی رپورٹ نے ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اس رپورٹ میں اس حوالہ کے نقل کرنے سے پہلے یہ لکھا ہے کہ

"زمیندارہ طریق نے ایک وسیع مصیبت اور غربت کسانوں میں پیدا کر دی تھی یہاں تک کہ چھٹی صدی ہجری میں بھی ابن تین کو یوں لکھنا پڑا"۔

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ یہ رپورٹ لکھنے والے صاحب پڑھنے والے پر یہ اثر ڈالنا چاہتے ہیں کہ گویا اوپر کی عبارت میں کسان کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جو زمیندار کے ظلم کی وجہ سے ہے اس پر وارد ہو رہی تھی۔ حالانکہ اس حوالہ میں ہرگز اس کی طرف اشارہ بھی نہیں۔ ابن تین کی پوری عبارت کا ترجمہ یہ ہے۔

"ابن تین کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات (جس کا ذکر آئندہ کیا جائے گا) غیب کی خبروں میں سے تھی۔ کیونکہ یہ بات مشاہدہ سے معلوم ہوتی ہے۔ کہ اکثر ظلم کھیتی باڑی کرنے والے لوگوں پر ہوتا ہے"۔

اس حوالہ میں کھیتی باڑی کے الفاظ ہیں جو ہرگز کسان پر دلالت نہیں کرتے۔ بارہ ایکڑ یا پندرہ ایکڑ یا پچیس ایکڑ والا زمیندار جو اب پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ وہ بھی کھیتی باڑی کرنے والا آدمی ہوگا۔ اور ویسا ہی آدمی جو پہلے گزر چکا ہو۔ وہ بھی کھیتی باڑی کرنے والا تھا۔ خواہ وہ اپنی زمین کا آپ مالک تھا پس عبارت سے وہ نتیجہ نکالنا جو نکالا گیا ہے۔ بالکل خلاف واقعہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس عبارت کو سمجھنے کے لئے اس کے پہلے حصہ کا درج کرنا بھی ضروری تھا۔ جس کو رپورٹ لکھنے والے نے حذف کر دیا ہے۔ اور وہ پہلا حصہ یہ ہے کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پیشگوئی کے طور پر معلوم ہوتی ہے"۔ اس حصہ کو اگر رپورٹ لکھنے والے صاحب ساتھ نقل کر دیتے۔ اور یہ حصہ اس کتاب میں موجود ہے۔ جس سے انہوں نے یہ حوالہ نقل کیا ہے۔ تو غالباً ان پر بھی یہ حقیقت کھل جاتی۔ اور پڑھنے والوں پر بھی حقیقت کھل جاتی۔ اگر وہ حوالہ پورا نقل کرتے تو ہر شخص یہ سوال کرتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ کونسی بات ہے جس کی طرف ابن تین اشارہ کرتے ہیں۔ اور جب وہ بات اس کے سامنے آتی۔ تو ساری حقیقت اس پر واضح ہو جاتی

وہ بات جس کی طرف ابن تین نے اشارہ کیا ہے وہ ایک حدیث ہے جو بخاری میں بھی اور بہت سی دوسری کتب احادیث میں بھی درج ہے۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

"عن ابی امامۃ الباھلی رض
انہ رای سکۃ و شیئاً
من آلۃ الحرث فقال سمعت

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ کالم اول)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ۔ تیسرے دن کی مختصر روئداد

مختلف موضوعات پر اہم تقاریر

ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت کے موضوع پر تقریر

۲۸ر دسمبر بروز جمعرات پونے ۱۰ بجے صبح تلاوت قرآن پاک و نظم سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ پہلی تقریر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب آف یادگیر وکیل ہائی کورٹ (حیدرآباد دکن) نے جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت کے موضوع پر فرمائی۔

آپ نے جماعت احمدیہ کی مختلف بین الاقوامی حیثیتوں پر روشنی ڈالی۔ مثلاً (۱) جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام موعود اقوام عالم تھے۔ کیونکہ دنیا کی اکثر قوموں میں آپ کی آمد کی پیشگوئیاں موجود ہیں (۲) جماعت احمدیہ نے بلالحاظ مذہب و ملت بنی نوع انسان کی خدمت کے مختلف کام سرانجام دئیے۔ (۳) اسلامی تعلیم کی روشنی میں جماعت احمدیہ نے اقوام عالم کے درمیان حقیقی اور پائیدار اتحاد اور صلح قائم کرنے کے اصول پیش کئے (۴) دنیا کے ہر خطے اور ہر قوم میں کم و بیش اس جماعت کے پیرو موجود ہیں۔ اسی طرح ان اقوام کی زبانوں میں اس جماعت کا لٹریچر بھی موجود ہے (۵) جماعت احمدیہ نے اسلام کا یہ زریں اصل دنیا کے سامنے پیش کیا کہ ہر ملک اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے نبی اور مصلح آتے رہے ہیں۔ لہٰذا تمام پیشوایانِ مذاہب عزت اور احترام کے قابل ہیں وغیرہ وغیرہ

فاضل مقرر نے ان حیثیتوں کی وضاحت کرتے سے قبل جماعت کی ابتدائی گمنامی کی حالت۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ترقی کے وعدے۔ مخالفت کی شدت اور پھر ہر لحاظ سے جماعت کی حیرت انگیز ترقی پر روشنی ڈالی آپنے مختلف ممالک میں جماعت کے تبلیغی مراکز۔ مساجد کی تعمیر اور اخبارات و رسالہ جات کی تفصیل بھی بتائی اور اس طرح ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ہر لحاظ سے ایک اہم بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔

موجودہ عالمگیر مسائل اور ان کا حل

آپ کی تقریر کے بعد موجودہ عالمگیر مسائل اور ان کا حل کے عنوان پر مولینا شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل نے تقریر فرمائی۔ دنیا میں زلازل۔ سیلاب۔ قحط اور جنگوں کا جو لامتناہی سلسلہ شروع ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا سوال یہ ہے کہ ان آفات و مصائب کی کیا وجہ ہے؟ کیا خدا اپنی مخلوق کو بلاوجہ تباہ کر رہا ہے؟ آپ نے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے صحفِ سابقہ سے وہ پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں جن میں آخری زمانہ میں گناہوں کی کثرت کی وجہ سے غیر معمولی آفات کے آنے کی منذرانہ خبریں دی گئی ہیں۔ اور پھر فرمایا۔ یہ پیشگوئیاں بتاتی ہیں کہ موجودہ آفات محض ایک حادثہ نہیں ہیں بلکہ ان کے پیچھے بعض روحانی اسباب کام کر رہے ہیں۔ ان پیشگوئیوں میں آفات و مصائب کی خبر دینے کے ساتھ ساتھ آخری زمانہ میں ایک مصلح کے آنے کی خبر بھی موجود ہے جو بتاتی ہے کہ ان مصائب کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا اصلاحی جذب کارفرما ہے۔ وہ گناہوں میں ملوث دنیا کی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ جب ان مصائب و آفات کی خبریں آج پوری ہو رہی ہیں تو ضروری ہے کہ اس آسمانی مصلح کے آنے کی پیشگوئی بھی پوری ہو جس کی خبر مختلف صحفِ سابقہ میں دی گئی تھی اور حق یہ ہے کہ یہ پیشگوئی بھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے سے زلازل اور جنگوں کی جو خبریں اللہ تعالیٰ نے دی تھیں امینی صاحب نے ان کی تفصیل بھی بتائی اور پھر جماعت کی ترقی کے متعلق حضور کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح حضور کی یہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ کاش! دنیا ان مصائب و آلام سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے اعمال کی اصلاح کرے اور اس موعود اقوام عالم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی نجات کے لئے مبعوث فرمایا ہے کہ یہی دنیا کے تمام موجودہ مصائب کا واحد حل ہے۔

امینی صاحب کی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کا ہندوستان کے احمدی احباب کے نام پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو اسی وقت ڈاک میں موصول ہوا تھا

میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے

بعد ازاں سلسلہ کے مبلغ مرزا واحد حسین صاحب نے "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" کے موضوع پر پنجابی میں تقریر کی جس میں آپ نے اسلام کی ان خصوصیات کو پیش کیا جو اسے دیگر مذاہب سے ممتاز کرتی ہیں۔ اس ضمن میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق اسلامی تعلیم کی وضاحت کی۔ پھر عدل و انصاف اور رواداری کے متعلق اسلامی احکام پیش کر کے متعدد مثالوں کے ذریعے بتایا کہ جماعت احمدیہ کس طرح ان احکام پر ہمیشہ عمل کرتی چلی آئی ہے۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ اسلام اور احمدیت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کرتی ہے۔ ایسا ایمان جس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ اور جو ہر طرح کی قربانیوں پر انسان کو شرح صدر سے آمادہ کر دیتی ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد اجلاس نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے برخاست ہوا۔

مختلف ممالک میں تبلیغ احمدیت کے موضوع پر چار مبلغین کی تقاریر

اڑھائی بجے حضرت مولینا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد سلسلے کے ان چار مبلغین نے مختصر تقریریں کیں جو سالہا سال تک مختلف بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد حال ہی میں کچھ عرصہ کے لئے واپس تشریف لائے ہیں۔

سب سے پہلے مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کو ساڑھے پندرہ برس سنگاپور میں تبلیغ اسلام کرنے کی توفیق ملی۔ شروع شروع میں حالات سخت ناساعد تھے ہر طرف سے شدید مخالفت تھی۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنگاپور اور ملایا کے مختلف مقامات میں نہایت مخلص اور منظم احمدی جماعتیں موجود ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے بعض واقعات بھی بیان کئے اور بتایا کہ ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر ان کی مدد کرتا رہا۔ اور مخالفین کو ناکام اور رسوا کرتا رہا۔ آخر میں آپ نے درخواست کی کہ احباب اپنی دعاؤں میں ملایا قوم کو ضرور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی روحانی طور پر زندہ کرے اور احمدیت کی آغوش میں داخل ہو کر اسلام کی راہ میں قربانیاں کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم مولوی نورالحق صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے پانچ سال مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کرنے کا موقع ملا۔ وہاں پر احمدیت کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں پہنچ گیا تھا لیکن باقاعدہ مشن ۱۹۳۵ء میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کے ذریعہ قائم ہوا۔ مجھے افریقہ کے جس علاقہ میں متعین کیا گیا وہاں پر میرے لئے کئی مشکلات تھیں۔ میں وہاں کی زبان سے بھی ناآشنا تھا۔ لیکن آج جب میں وہاں سے واپس آیا ہوں وہاں پر بفضلہ ہماری چھ مساجد موجود ہیں۔ اس وقت مشرقی افریقہ کے مختلف مقامات پر ہمارے آٹھ مشن قائم ہیں۔ مقامی زبان میں قرآن شریف کا ترجمہ ہو چکا ہے اور ایک ہزار افریقن اور اڑھائی سو انڈین احمدیت کی آغوش میں داخل ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ!

آپ نے فرمایا جب میں وہاں سے روانہ ہونے لگا تو ہر ایک احمدی مجھے یہ کہہ رہا تھا کہ اس کی طرف سے قادیان میں رہنے والے درویش بھائیوں کو السلام علیکم پہنچا دیا جائے سو میں سب کی طرف سے السلام علیکم کا ہدیہ پیش کرتا ہوں اور درخواست دعا کرتا ہوں۔

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے فرمایا۔ میں باقاعدہ سلسلہ کا مبلغ نہ تھا بلکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت فوج میں بھرتی ہو گیا تھا۔ فوج سے فارغ ہونے پر حضور نے ازراہ کرم میرا وقف منظور فرما کر مجھے برٹش صومالی لینڈ بھیج دیا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے مجھے چھ اسلامی بھائی عطا کئے۔ پھر میں ابی سینیا چلا گیا۔ وہاں کا تعلیم یافتہ طبقہ پہلے ہی احمدیت سے روشناس ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہاں پر پانچ مخلص احمدی دئیے۔ پھر میں حضور کے ارشاد کے ماتحت مشرقی افریقہ کے ایک علاقہ میں متعین ہوا۔ چھ ماہ کی مسلسل کوشش کے باوجود مجھے کامیابی حاصل نہ ہوئی اور میں نے بڑے الحاح سے حضور کی خدمت میں درخواست دعا کی۔ حضور نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ اسی علاقہ میں ہی کامیابی بخشے گا۔" حضور کا مکتوب ملنے کے بعد وہاں پر یکدم رَو بدل گئی۔ لوگ احمدیت کی طرف مائل ہونے لگے چنانچہ آج وہاں پر ہماری چھ مساجد موجود ہیں سینکڑوں مخلص اور پڑھے لکھے افراد پر مشتمل جماعت موجود ہے جن میں بعض ایسی ہستیاں بھی موجود ہیں جو صاحبِ رویا و کشوف ہیں۔

آخر میں آپ نے فرمایا مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ قادیان سے ظاہر ہونے والے نور سے بیرونی ممالک کی قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں مگر افسوس کہ اس ملک کے افراد اس سے فائدہ نہیں اٹھا رہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہماری قوم کی بھی اس طرف توجہ ہو اور وہ اس آسمانی نور سے محروم نہ رہے۔

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ اٹلی و افریقہ نے

(باقی صفحہ ۵ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شدید مخالفت کے باوجود کامیابی

تقریر مکرم جناب قاضی محمد اسلم صاحب وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۵۰ء

دنیا میں ہمیشہ ہی مامور آتے رہے ہیں اور ہمیشہ ہی ان کے متعلق ان کے زمانہ نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ آیا وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں یا جھوٹے۔ آج بھی ایک مامور کے آنے پر اس کی قوم میں یہ سوال درپیش ہے کہ وہ مامور اپنے دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا اور باوجود اس کے کہ ایک لمبا زمانہ بنی نوع انسان پر گزر گیا ہے۔ تاریخ میں بے شمار حالات پہلے ماموروں کے اور ان کی قوموں کے موجود ہیں۔ باوجود اس کے کہ عقلیں بھی پہلے سے زیادہ تیز بلکہ بہت زیادہ تیز ہیں اور باوجود اس کے کہ کئی ایک آسمانی کتابیں بھی موجود ہیں۔ جن میں تاریخی حالات بھی درج ہیں اور وہ روحانی قرائن بھی درج ہیں۔ جن سے ماموروں کو پرکھا جا سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے پاس قرآن شریف جیسی کامل کتاب ہے جو پہلی قوموں کے پاس نہ تھی۔ جس میں ماموروں کی شناخت کے لئے قرائن بڑی شد و مد سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔ باوجود ان سب باتوں کے ہمارے زمانہ کے لوگ اسی قسم کے اعتراض اس زمانہ کے مامور پر کرتے ہیں۔ جس قسم کے اعتراض گزشتہ زمانوں کے مخالفین اپنے اپنے زمانوں کے ماموروں کے خلاف کرتے رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معترضین صرف اعتراض کرنا جانتے ہیں۔ قرآن بھی اپنے پاس سے بناتے ہیں۔ نہ عقل سے نہ تاریخ سے نہ ہی خدا کے کلام سے وہ کچھ مدد لیتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم ان دلائل کو دہراتے رہیں جو ماموروں کی شناخت کے لئے قرآن نے بیان کئے ہیں۔ جنہیں عقل سلیم بھی تسلیم کرتی ہے۔ اور جن کی تائید گزشتہ ماموروں کے حالات سے بھی ہوتی ہے۔ ہمیں ان دلائل کو دہرانا چاہیئے۔ اگرچہ وہ کئی بار پہلے دہرائے گئے ہوں تا جو فائدہ اٹھانا چاہیں وہ اٹھاتے رہیں۔

انہی دلائل میں سے ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے سچے ماموروں کو غلبہ عطا کرتا ہے۔ ان کی اور ان کی جماعتوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو دوسروں پر تسلط عطا فرماتا ہے۔ خواہ وہ تسلط جسمانی اور روحانی دونوں طور پر ہوں، خواہ صرف روحانی ہو۔ ... گویا ماموروں کی کامیابی ان کی صداقت کی دلیل ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں لکھا ہے

(۱) کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔

(۲) انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیاۃ الدنیا و یوم یقوم الاشھاد

(۳) ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء

عقل بھی اس دلیل کو تسلیم کرتی ہے۔ کیونکہ مامور خدا کی طرف سے کھڑا کیا جاتا ہے۔ جو زمانے کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ اگر اس کی امداد خارق طور پر نہ ہو اور وہ ناکام ہو جائے۔ اور ان طاقتوں پر غلبہ حاصل نہ کرے۔ جو اس کے مقابلہ میں کھڑی ہوتی ہیں۔ تو اس کا بھیجا جانا عبث ہو جاتا ہے۔ لیکن عام لوگ جب سطحی طور پر ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو ماموروں کی کامیابی اور عام دنیاوی لیڈروں کی کامیابی کو آپس میں الجھا دیتے ہیں۔ اور دونوں میں جو فرق ہے اسے نہیں سمجھتے عام لیڈروں کی کامیابی طبعی اور معمول کے حالات کے ماتحت ہوتی ہے۔ بالعموم زمانہ ان کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اگر پورا خیر مقدم نہیں کرتا۔ تو معمولی مخالفت کے بعد جو شروع شروع میں بات سمجھنے کی وجہ سے ہوتی ہے زمانہ انہیں قبول کر لیتا ہے۔ وہ لیڈر جو تمدن میں یا تعلیم میں اصلاح کرتے ہیں اور ایسے خیالات جو زمانہ کو نئے معلوم ہوں۔ لیکن اصل میں زمانے کی مادی یا سیاسی ضرورریات کے مطابق ہوں اسی نوع کے ہوتے ہیں۔ سیاسی لیڈر اور ڈکٹیٹر بھی اسی نوع سے تعلق رکھتے ہیں ایسے دنیاوی لیڈر سامانوں کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اگر وہ کوئی کام شروع کرتے ہیں۔ تو پہلے اس کے تمام ظاہری سامان بھی جمع کرتے ہیں۔

پھر دنیاوی لیڈروں کی کامیابی اکثر اتفاقی بھی ہوتی ہے۔ وہ لیڈر خود اسے اتفاقی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان لیڈروں کو ابتدا میں کوئی علم اور کوئی دعوے نہیں ہوتا۔ اگر وہ کامیاب ہو جاتے ہیں تو دنیا انہیں کامیاب کہہ دیتی ہے۔ اس کے برعکس ماموروں کی کامیابی اور قسم کی ہوتی ہے۔ مامور بغیر سامانوں کے آتے ہیں۔ زمانہ ان کے مخالف ہوتا ہے اور مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے اور وہ پھر کامیاب ہو جاتے ہیں اور اس دعوے کے مطابق کامیاب ہوتے ہیں جو انہوں نے ابتداء میں خدا سے علم پا کر کر رکھا ہوتا ہے اور یہ دعوے ایسے زمانے میں کر رکھا ہوتا ہے جبکہ کوئی طاقت ان کے پاس نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں نہایت بے کسی کے زمانہ میں دعویٰ کیا کہ وہ موسیٰ کی مانند نبی ہیں یعنی وہ ایک نئی شریعت لانے والے مامور ہیں اور ان کو حکومت اور سلطنت ملنے والی ہے بعد میں اجمالاً اور تفصیلاً ایسا ہی ہوا۔ آپ نے یہ دعویٰ اس وقت کیا جبکہ آپ کے پاس کچھ بھی نہ تھا سوائے چند معتقدین کے جن کو آپ مسکینی اور فروتنی کی تعلیم دیتے تھے۔ پھر آپ نے وہ بات منوائی جس کی دنیا مخالف اور سخت مخالف تھی دنیاوی لیڈر اپنی قوم کی مخفی خواہشوں کو بیدار کر کے ان کے پورا کرنے کے لئے پروگرام مرتب کرتے ہیں قوم ان کی مخالفت کرتی ہے تو معمولی۔ بالعموم تائید اور پوری تائید کرتی ہے۔ اس لئے وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن مامور قوم کی ایک خاص اصلاح کی خاطر قوم سے وہ باتیں منوانے کا عزم کرتا ہے جنہیں قوم تلخ سمجھتی ہے اور جنہیں ماننے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتی۔ عرب قوم نہ اپنے سیاسی نظام کو چھوڑنے کے لئے تیار تھی نہ وہ اپنے ملکی اور قومی خداؤں کو چھوڑنے کے لئے تیار تھی۔ نہ وہ اپنے مغرور سر کسی معمولی انسان کے سامنے جھکانے کے لئے تیار تھی۔ لیکن یہ سب کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے منوایا اور سخت اور شدید مقابلے کے باوجود منوایا۔ اور اس دعوے کے مطابق منوایا جو شروع ہی سے اللہ تعالےٰ کے کلام میں موجود تھا۔ ایسے وقت میں جب آپ کے پاس کوئی ظاہری سامان اس کے پورا کرنے کے نہ تھے بے شک بعد میں آہستہ آہستہ ظاہری سامان بھی آتے گئے۔ لیکن وہ سامان ان سامانوں کے مقابلے میں ہیچ تھے جن کا سامنا آپ کو کرنا پڑا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خدا سے حکم پا کر اسلام کو ایک نئی زندگی بخشنے کے لئے دعویٰ کیا کہ میں نے خدا کا کلام سنا ہے اور خدا نے مجھے زمانے کی اصلاح کیلئے مقرر کیا ہے۔ اور خدا مجھے اس کام میں کامیاب کرے گا۔ آپ مسلمان قوم میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے اور اسلام کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے مامور ہوئے۔ اس لئے بظاہر آپ کی مخاطب زیادہ تر مسلمان قوم تھی۔ لیکن اسلام چونکہ خود عالمگیر پیغام ہے۔ اس لئے جب آپ نے اسلام کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے دینی ماموریت کا اعلان کیا اور مسلمان قوم کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا تو مسلمان اور غیر مسلمان سب ہی آپ کے مخاطب تھے۔ گویا آپ نے ساری دنیا کو خدا کے نام پر للکارا یہ کام کوئی معمولی کام نہ تھا اور یہ دعویٰ بھی کوئی معمولی دعویٰ نہ تھا۔ خدا کے نام پر کسی کو پکارنا اور اپنے آپ کو خدا کی طرف سے مامور کے طور پر پیش کرنا خدا کو گواہ ٹھہرانا ہے۔ اگر ایسا کرنے والا حقیقت میں خدا کی طرف سے نہیں اور دانستہ اپنے آپ کو خدا کا مامور بنا کر پیش کرتا ہے۔ تو وہ گویا خدا کو چیلنج کرتا ہے وہ خدا کے نام پر خدا کی مخلوق کو دھوکہ دیتا ہے۔ ایسا کرنے والا قرآنی تعلیم کے مطابق اور عقل کے مطابق خدا کی گرفت سے بچ نہیں سکتا کجا یہ کہ وہ کامیاب اور مقبول ہو۔

آپ کے مخاطب دہریہ بھی تھے۔ تمام غیر مذاہب والے جو اسلام کے بالمقابل کھڑے تھے اور خود مسلمان کہلانے والے گویا سبھی تھے۔

دہریوں نے سمجھا کہ شاید پھر دنیا کو خدا کے عقیدے میں پھنسا دیا جائے گا۔ اور ہم نے جو عقل عقل کے نام پر لوگوں پر کچھ قبضہ کیا تھا وہ پھر جاتا رہے گا۔ اس لئے دہریوں نے آپ کی مخالفت کی۔ آپ سے بحثیں کیں اور آپ کو لوگوں کی نظروں میں گرانا چاہا۔ غیر مذاہب والے علی الخصوص عیسائی اور آریہ آپ کے مخالف ہو گئے۔ کیونکہ آپ اسلام کے وکیل اور اسلام کے مؤید اور اسلام کے مبلغ بن کر دنیا میں آئے۔ آپ کی زبردست تائید سے تمام غیر مسلم مذاہب کو کھٹکا پیدا ہو گیا کہ اگر یہ شخص کامیاب ہو گیا تو پھر اسلام کامیاب ہو گیا باوجود اس کے کہ ان غیر مذاہب کا آپس میں بہت شدید اختلاف تھا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

دعائے مغفرت

آج مورخہ ۵ جنوری محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ میاں سراج الدین صاحب مرحوم امرتسر وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ مخلص احمدی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ نماز جنازہ ان کے مکان محلہ میاں داتا قصبہ نبت روڈ میں پڑھی گئی اور جنازہ کے بعد نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لے گئے احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

ولادت

عزیزم شوکت حسین صاحب شاق مولوی فاضل کنری سندھ کے ہاں خدا تعالےٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار احمد حسین جوئنٹ بلڈنگ لاہور

اسلام سے دشمنی کی وجہ سے وہ سب اسلام کے اس وکیل کے مقابلے میں ایک ہو گئے۔ بلکہ ایسے مواقع بھی آئے کہ اپنی قیادت کو خطرے میں دیکھتے ہوئے مسلمان کہلانے والے علماء بھی غیر مسلم مخالفین کے ساتھ مل گئے۔ اور ان کے ساتھ مل کر آپ کا مقابلہ کرنے لگے۔ مسلمانوں میں سے جو آپ کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ ان میں سب ہی قسم کے لوگ شامل تھے۔ علماء اس لئے کہ انہیں یہ کھٹکا تھا۔ کہ اب ان کی قیادت ختم ہو جائے گی مدت سے مسلمان قوم ایک مصلح کے انتظار میں تھی

. . . .

جب آپ نے دعویٰ کیا۔ تو مسلمانوں میں سے کئی نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ علماء کو فوراً یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ شخص کامیاب ہو گیا۔ تو پھر ہمیں کون پوچھے گا۔

گدی نشین بھی مسلمان قوم کے لیڈروں میں سے ہیں۔ وہ بھی آپ کے مخالف ہو گئے انہیں یہ خطرہ تھا۔ کہ اب لوگ انہیں چھوڑ کر آپ کے پیچھے لگ جائیں گے۔ ان کا خیال بھی سچا تھا۔ کیونکہ مامورین ہمیشہ کوئی نئی شریعت نہیں لاتے۔ اور اب قرآن شریف کے بعد نئی شریعت کا سوال ہی تھا۔ اب مامور کے آنے کا مطلب یہ تھا۔ کہ قوم میں قیادت اور روحانیت اور علم دین کے جو غلط معیار قائم ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ نئے معیار اور صحیح معیار قائم کئے جائیں۔ اس نئے معیار سے خائف ہو کر علماء اور گدی نشین سب آپ کے مخالف تھے۔ امراء طبعاً مذہب کی حکومت اور مذہب کے غلبے کو پسند نہیں کرتے۔ وہ صرف اس حد تک مذہب کو پسند کرتے ہیں جس حد تک عوام کو امن اور اطمینان میں رکھنے کے لئے مذہب ضروری ہوتا ہے جب مذہب امراء سے کچھ مطالبہ کرنا شروع کرتا ہے۔ تو پھر امراء مذہب کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اگر اسلام کی تعلیمات آپ کے ذریعہ زندہ ہو گئیں۔ تو پھر امراء سے بھی مطالبہ ہوگا۔ کہ وہ بھی اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔ اس لئے امراء نے بھی آپ کے دعویٰ اور آپ کی تحریک کو مخالفت اور حقارت کی نظر سے دیکھنا شروع کیا غیر مذاہب کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ ایک طبقہ رہ جاتا ہے۔ اور وہ حکومت ہے۔ اس وقت حکومت کا یہ حال تھا۔ کہ وہ رعایا میں معمولی بیداری برداشت نہ کر سکتی تھی۔ جس وقت آپ نے دعویٰ کیا ہے۔ مسلمان ملکوں میں بعض ایسی تحریکوں کا تجربہ ہو چکا تھا۔ جو مذہبی لباس لیکر اٹھیں۔ اور جن کی وجہ سے انگریزوں کو اچھی خاصی پریشانی ہوئی۔ ان تحریکوں کے پس منظر نے آپ کی تحریک کو بھی حکومت کی نظر میں ایک مشتبہ تحریک بنا دیا۔ بعد میں جب آپ نے بار بار یہ اعلان کیا۔ کہ آپ کو سیاست سے کوئی غرض نہیں جس حکومت میں انہیں مذہبی تبلیغ کی اجازت ہوگی

اس کے وہ دل سے خیر خواہ ہوں گے۔ تو حکومت کی بد ظنی کچھ دور ہو گئی۔ لیکن ذرا اور بعد جب آپ کی جماعت نسبتاً زیادہ منظم ہو گئی۔ تو حکومت کو پھر سخت بد ظنی ہوئی۔ اور حکومت نے آپ کی تحریک کے دشمنوں سے مل کر پھر آپ کی تحریک کو مٹانے کی کوشش کی۔ گویا آپ کی ساری دنیا نے اور دنیا کے ہر طبقے نے مخالفت کی اور پورے زور سے کی جو آپ کے بعد بھی جاری رہی اور اب تک جاری ہے۔ بلکہ پہلے سے زیادہ ہے۔ ہاں ایک طبقہ اور ہے جس کا ذکر ضروری ہے اور وہ جمہور یعنی عوام کا طبقہ ہے۔ بے شک عوام کو آپ کی آمد سے وہ خطرہ نہ تھا۔ جو قوم کے لیڈر طبقہ کو تھا۔ جو غیر مذاہب کے وکیلوں اور مناددوں کو تھا۔ جو حکومت کو تھا۔ لیکن عوام بھی آپ کے مخالف ہی تھے۔ اس لئے کہ جن عقائد کو عوام نے صدیوں سے اپنایا ہوا تھا۔ اور جن طریقوں سے وہ مدت دراز سے مانوس ہو چکے تھے۔ جو خیالات ان کے دماغوں اور دلوں پر مسلط ہو چکے تھے۔ ان کے خلاف کوئی بات سننا وہ کس طرح سے برداشت کر سکتے تھے۔ پھر عوام کو قومی یکجہتی کا خیال زیادہ ہوتا ہے سو وہ اس بارے میں شدید احساس رکھتے ہیں۔ اور خصوصاً اس وجہ سے کہ علماء اور امراء نے عوام کو اکسا رکھا تھا۔ کہ یہ شخص اسلام میں رخنہ اندازی کرتا ہے۔ تو عوام بھی آپ کے دشمن تھے۔ ادھر سارا زمانہ دشمن اور ادھر آپ کی بے سروسامانی . . . . یہ عالم تھا۔ کہ آپ کسی معروف مدرسے کے فارغ التحصیل نہ تھے۔ کہ اس وجہ سے لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوتے۔ نہ ہی آپ کے خاندان میں کوئی علمی روایات تھیں۔ کہ ان کی وجہ سے آپ کو ملک میں آپ کو کوئی مقام حاصل ہوتا۔ خاندانی وجاہت بے شک تھی۔ لیکن اس کا ظاہری حصہ بڑی حد تک ختم ہو چکا تھا۔ صرف اس کی یاد باقی تھی۔ مالی حالت بھی کمزور تھی۔ اور سیاسی رسوخ کے لحاظ سے آپ کا خاندان اس وقت کوئی قابل ذکر مقام نہ رکھتا تھا۔

پھر جو علمی اور روحانی انقلاب آپ برپا کرنا چاہتے تھے۔ اس کے لئے دنیا بالکل تیار نہ تھی۔ دنیا کی حالت اس وقت کیا تھی۔ مغربی علوم اور زمانہ نبوت سے بعد کی وجہ سے علمی طبقے پر دہریت کا عام غلبہ تھا۔ اور دہریہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ گویا خدا کا عقیدہ ختم ہو چکا ہے اور دہریت کو فتح حاصل ہو چکی ہے۔ اور وہ بھی اس ذہنی اور فکری غلبے کی وجہ سے جو انہیں خواندہ طبقہ پر حاصل تھا مغرور ہو رہے تھے پھر غیر مسلم وکیل اور مناد سمجھتے تھے۔ کہ دنیا یا دہریہ بنے گی۔ یا ہمارا مذہب اختیار کرے گی۔ عیسائی منادوں اور واعظوں کا خیال تھا۔ کہ اب دنیا میں اسلام کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی۔ آپ کے بڑے مخاطب مسلمان تھے۔ ان کو بے شک اسلام سے لگاؤ تھا۔ اور وہ اسلام کی فتح چاہتے تھے۔ لیکن جس چیز کو وہ اسلام سمجھے بیٹھے تھے۔ وہ اس

قادیان کا سالانہ جلسہ (بقیہ صفحہ ۳)

تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے بعض افراد پر خواب کے ذریعہ حضرت اقدس کی صداقت ظاہر کی آپ نے مغربی افریقہ میں اشاعت اسلام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا

کہ اس وقت وہاں ۷۳ منظم جماعتیں موجود ہیں۔ چار پانچ سکول کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔ وہاں کے سب احمدی سلسلہ کا دائمی مرکز قادیان دیکھنے کی تڑپ دل میں رکھتے ہیں۔ اور سب نے درویشان قادیان کی خدمت میں السلام علیکم عرض کیا تھا اور دعا کی درخواست کی تھی۔

بے غرض محبت

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب وکیل راولپنڈی نے بے غرض محبت کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے محبت کی اقسام بتلاتے ہوئے فرمایا۔ ماں کی اپنے بچوں سے محبت بے غرض اور بے اجر محبت ہوتی ہے۔ جس کی مثال دنیا میں سوائے انبیاء کرام کے گروہ کے اور کسی جگہ نہیں مل سکتی۔ یہ انبیاء کا مقدس گروہ ہی ہوتا ہے۔ جو ہر طرح کے مصائب برداشت کر کے بھی خالصاً للہ بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کرنے میں مصروف رہتا ہے۔

آپ نے حضرت زید کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال شفقت اور حسن سلوک کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ بے غرض محبت اور ہمدردی کا جو بھی ممکن سے ممکن تصور انسانی ذہن میں آ سکتا ہے۔ رسول کریم علیہ السلام نے پورا کر دکھایا۔ اور اس عدیم المثال محبت کا یہ نتیجہ تھا کہ حضرت زید بھی اپنے سارے دنیوی رشتوں کو چھوڑ کر حتیٰ کہ اپنے والدین سے بھی الگ ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے ہی وابستہ ہو گئے۔ مبارک ہے۔ وہ جو حضرت زید کی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو کر حضور کی غلامی قبول کرے

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

میاں صاحب کی تقریر کے بعد سلسلے کے مبلغ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر تقریر فرمائی۔ اولاً آپ نے پیشگوئیوں کی اہمیت واضح کی۔ اور بتایا کہ پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کی ہستی کو ظاہر کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد پیشگوئیاں پیش کیں۔ مثلاً (۱) اپنی عمر کے متعلق حضور کی پیشگوئی (۲) طاعون سے حفاظت کی پیشگوئی (۳) اپنی جماعت کی ترقی کی اطلاع (۴) جلسہ اعظم مذاہب میں حضور کے مضمون کے غالب رہنے کی پیشگوئی (۵) الہام آہ نادر شاہ کہاں گیا (۶) الہام کوریا کی نازک حالت (۷) چین کا مسٹر رڈ کی ناکامی کی اطلاع وغیرہ وغیرہ

ہے کو سوں دور تھا جسے آپ پیش کرنا چاہتے تھے۔ (باقی)

آپ نے ہر پیشگوئی کے متعلق تفصیل سے بتایا کہ حضور نے کس طرح مخالف حالات میں وہ پیشگوئی کی۔ اور پھر کس طرح حیرت انگیز رنگ میں وہ پوری ہوئی۔ آخر میں آپ نے قادیان کی ترقی کے متعلق حضور کے الہامات پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ جس طرح آج سے پہلے حضور کی تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اس طرح ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پیشگوئی کو بھی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری کریگا انشاء اللہ

اختتامی تقریر اور دعا

بالآخر حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی ختم ہو رہا ہے۔ میں جلسے سے مستفید ہونے والے احباب کو مبارکباد دیتا ہوں۔ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ خاندان مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جن کے اکثر افراد نے اس موقعہ پر احباب کو السلام علیکم کا پیغام دیا ہے۔ اور مبارکباد دی ہے۔

میں غیر مسلم اصحاب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسے میں شرکت کی یا کسی نہ کسی رنگ میں جلسہ کے انتظام میں ہماری مدد کی۔ حکومت کا بھی شکرگذار ہوں جس نے ہمیں ہر طرح سے سہولتیں دیں۔ بالخصوص مقامی حکام یعنی ضلع کے ڈی سی کا اور ڈی۔ ایس۔ پی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے نہ صرف یہ کہ ہماری مدد کی۔ اور بلکہ جلسے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس طرح مقررین صاحبان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے احسن طریق سے تقاریر تیار کیں۔

اختتامی دعا سے قبل آپ نے تحریک کی کہ دوست ان سب کے لئے جو جلسے میں شریک ہوئے۔ اور جو جلسے میں شریک نہ ہو سکے۔ مگر ان کی روحیں شرکت کے لئے تڑپ رہی ہیں دعا کریں۔ پھر سب سے اہم یہ ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ کہ حضور اسی سال اکثر بیمار رہے ہیں اللہ تعالیٰ لمبی عمر کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور ہمیں حضور کی برکات سے مستفید کرے۔ پھر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے لئے بھی احباب خصوصیت سے دعا کریں۔ علاوہ ازیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد کے لئے۔ مبلغین سلسلہ کے لئے اور ان سب کے لئے بھی دعا کی جائے۔ جنہوں نے اس موقعہ پر دعا کی درخواستیں بھیجی ہیں۔ اس کے بعد اختتامی دعا ہوئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

اعلان

ربوہ میں جلسہ سالانہ کے ایام میں میرا پین کھو گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملا ہو۔ تو دفتر الفضل لاہور میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ (خواجہ بشیر احمد)

اذکروا موتاکم بالخیر

(از مکرم ضیاء الحق خانصاحب آرڈیننس آفیسر)

میرے چھوٹے بھائی عزیز ڈاکٹر غفور الحق خاں صاحب ایم بی بی ایس مرحوم ۲/۵ ۹ ساڑھے پانچ بجے شام قریباً ۴۵ سال کی عمر میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم موضع فیض اللہ چک متصل قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم فیض اللہ چک احمدیہ پرائمری سکول میں حاصل کی تھی۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک جبکہ میں اور میرے بڑے بھائی خان فیض الحق خاں صاحب فیروزپور میں ملازم تھے مرحوم ہمارے پاس فیروزپور میں تعلیم حاصل کرتے رہے اور بعد میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہوگئے اور وہاں سے ہی میٹرک پاس کیا۔ قیام قادیان کے دوران میں مرحوم نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ گہرے مخلصانہ تعلقات پیدا کرلئے تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی بھی مرحوم سے ازحد محبت کیا کرتے تھے۔ جس کا اندازہ ان خطوط سے ہوسکتا ہے۔ جو مرحوم کو ان حضرات اور دوسرے بزرگان سلسلہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً موصول ہوتے رہتے تھے

مرحوم نے ایف۔ ایس۔ سی تک گارڈن کالج راولپنڈی میں تعلیم پائی اور اس کے بعد لاہور میڈیکل کالج سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری حاصل کی۔ باوجود کھیلوں میں نمایاں حصہ لینے کے پڑھائی کا بھی پورا خیال رکھتے تھے۔ کالج لائف میں ہی مرحوم کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ حتیٰ کہ کئی ایک مشہور اشخاص سے مرحوم کے دوستانہ تعلقات تھے۔ بچپن سے ہی مرحوم کی طبیعت فیاضانہ واقعہ ہوئی تھی۔ اور دوستوں اور اعزہ واقرباء کی خدمت میں ازحد خوشی اور مسرت محسوس ہوا کرتی تھی۔

مرحوم نے پہلے منٹگمری میں پرائیویٹ پریکٹس شروع کی تھی اور وہاں بھی کافی شہرت حاصل کرلی تھی انہی دنوں ہمارے بڑے بھائی ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب کوئٹہ ملٹری ہسپتال میں تھے۔ انہوں نے مرحوم کو کوئٹہ میں پریکٹس کے لئے بلا لیا۔ اور وہاں ہر رنگ میں خدا تعالیٰ نے مرحوم کو کامیاب کیا۔

مرحوم غالباً فروری ۱۹۴۸ء میں لاہور آئے تو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کوئٹہ میں گرمیاں گذارنے کی درخواست کی۔ جسے حضور نے ازراہِ شفقت منظور فرمالیا۔ حضور کے کوئٹہ تشریف لے جانے کی مرحوم کو اسقدر خوشی تھی کہ پھولے نہ سمایا کرتے تھے۔ جس کی تفصیل اخبار الفضل میں حضور کے قیام کوئٹہ کے کوائف میں کئی دفعہ شائع ہوچکی ہے مرحوم کی بڑی خواہش تھی کہ حضور مع تمام خاندان جب تک کوئٹہ میں تشریف فرما ہیں۔ مرحوم کو مہمان نوازی کی خدمت کی اجازت فرمادیں۔ اس درخواست کے جواب میں مہمان نوازی کے متعلق احکام شریعت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق عمل کرنے کی تلقین حضور نے ایسے الفاظ میں بیان فرمائی جس سے ایک طرف حضور کا اپنے خادم کی دلجوئی فرمانا ظاہر ہوتا تھا تو دوسری طرف مرحوم کی ریاذی صفت عیاں ہو رہی تھی۔ چنانچہ حضور نے مرحوم کو تحریر فرمایا "آپ میرے بچوں کی طرح ہی ہیں"۔ پھر حضور نے عزیز مرحوم کی محبت کو خطبہ جمعہ ۹/۱۲/۴۹ میں مثالی رنگ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا "مثلاً میں دو سال سے کوئٹہ جاتا رہا ہوں۔ وہاں ہمارے ہی ضلع کے ایک دوست ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب ہیں۔ میں نے دو نو سال تجربہ کیا ہے کہ وہ جب کوئی چیز گھر لے جاتے تھے۔ تو اس کی ایک ٹوکری ہمیں بھی بھیج دیتے تھے۔ مثلاً انگور نکلنے شروع ہوئے اور انہوں نے بازار سے گھر کے لئے کچھ انگور خریدے تو ایک ٹوکری زائد خرید کر وہ ہمارے لئے بھی بھیج دیں گے یا خربوزے نکلے اور انہوں نے اپنے استعمال کے لئے کچھ خربوزے خریدے ہیں تو کچھ خربوزے وہ ہمیں بھی بھیج دیں گے۔ وہ چیزیں اس طرح متواتر آتی تھیں کہ ہم سمجھتے تھے کہ وہ اپنے گھر لے جاتے تھے کہ ہماری محبت کی وجہ سے انہوں نے ہمیں بھی اس میں سے ایک حصہ بھیج دیا۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے۔ یہ خطبہ میں نے دسمبر کے شروع میں دیا لیکن چھپنے سے رہ گیا۔ آج ہی اس پر نظر ثانی کرنے لگا ہوں جبکہ ابھی ابھی میں۔

عزیزم ڈاکٹر غفور الحق خان

کو دفنا کر لوٹا ہوں۔ میں اسے اتفاق نہیں کہہ سکتا یہ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے۔ جس نے آج مجھے اسی خطبہ پر نظر ثانی کا موقعہ دیا۔ عزیز زندہ ہوتا تو اسے پڑھ کر کتنا خوش ہوتا۔ مگر اب اسکے عزیز پڑھ کر اسے خوش ہوں گے کہ ان کے عزیز کو خدا تعالیٰ نے یہ رتبہ بخشا کہ اس کا ذکر اس محبت کے ساتھ ایک قائم رہنے والے نشان میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز پر اپنے بہت فضل نازل فرمائے۔ میں جب عزیز کا جنازہ پڑھنے لگا۔ تو اس میں بھی میں نے یہ دعا کی کہ اے اللہ یہ کوئی اچھی چیز خود نہ کھاتا تھا جب تک کہ ہمیں نہ کھلا لیتا تھا۔ اب تو بھی اسے اپنی جنت کی اچھی اچھی چیزیں ہماری طرف سے اسے کھلا تاکہ ہماری خدمت کا بدلہ اسے ملے۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ عزیز کوئٹہ سے آتے ہوئے دو بکس پھلوں کے میرے لئے اب بھی لایا تھا۔ وہ اس کی لاش کے ساتھ لاہور سے لائے گئے اور آج صبح اسکے بھائی نے اندر بھجوائے۔ رحم اللہ المحب المخلص وجعل مثواہ فی المخلصین من عبادہ)

(الفضل ۲۶ فروری ۱۹۵۰ء)

مرحوم احمدیت کا فدائی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے ساتھ مخلصانہ تعلقات رکھتا تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت کا اندازہ اس سے بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک موقع پر مرحوم کو تحریر فرمایا۔ "تاہم آپ کی ناراضگی سر ماتھے پر ہے آپ کے اس خط سے مجھے پچیس سال قبل آپ کی جلد روٹھ جانے والی عادت یاد آگئی۔ اللہ اللہ زمانہ کس طرح گذرتا جا رہا ہے! بہر حال میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور حافظ و ناصر ہو۔ . . . . بہر حال مجھے یقین ہے کہ آپ کا گلہ شکوہ عارضی ہوا کرتا ہے اور زیادہ لمبا نہیں چلتا"

پھر حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا نے ازراہِ شفقت عزیز مرحوم کی چھاتی پر رکھنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قمیص کا ٹکڑا عنایت فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ مرحوم حد درجہ ملنسار۔ مہمان نواز۔ خدمت گذار۔ رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے دلی خوشی سے قربانی کرنے والا تھا۔

عزیزم مرحوم کا اپنے پیارے محمود (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی دعائیں لینے کے لئے کوئٹہ سے آنا بھی خاص الٰہی تصرف کے ماتحت تھا۔ مرحوم نے ولایت سے موٹر منگوائی تھی جو کہ ۲/۵ ۳ کوئٹہ پہنچی تھی۔ اور اسکے پہنچنے کے بعد مرحوم نے لاہور جانا تھا۔ مگر اچانک طبیعت میں ایسی بے چینی ہوئی کہ بجائے ۳/۵ کے ۲/۵ ۲ کو روانہ ہوگیا اور لاہور پہنچتے ہی دل کا سخت حملہ ہوا اور فوراً میو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ پہلے حملہ کے بعد طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی لیکن اسکے تیسرے دن دوسرا حملہ ہوا اور بالآخر جمعرات ۲/۵ ۹ شام اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کی اولاد (ایک لڑکا اور چار لڑکیاں) جو کہ سب کمسن ہیں اہلیہ۔ بوڑھی والدہ و دیگر عزیزوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

دمشق میں سیرت النبیؐ کا عظیم الشان جلسہ

(از مکرم مرزا رشید احمد صاحب چغتائی مبلغ اسلام بلاد عربیہ مقیم دمشق)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مرکز کی طرف سے مقررہ دن میں جہاں احمدی دنیا نے اپنے اپنے یہاں جلسے کئے ہوں گے۔ وہاں احمدیہ جماعت دمشق نے بھی جماعت کے مرکز میں ایک

عظیم الشان جلسہ

منعقد کیا جو غالباً اپنی نوعیت کے لحاظ سے جماعت ہذا کی طرف سے پہلا جلسہ ہے۔ یہ اجتماع ظہر سے عصر تک جاری رہا۔ حاضری خدا کے فضل سے نہایت خوشکن تھی۔ جس میں تعلیم یافتہ۔ تاجر پیشہ ملازمین۔ وکلاء۔ ہر طبقہ کے دوست شامل ہوئے

مقررین کے لیکچر

جماعت کے چیدہ دوستوں نے پروگرام کے مطابق مقررہ مضامین پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جماعت کے قاری السید حمدی الذکی صاحب کی طرف سے تلاوت قرآن پاک سے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض بیان کرتے ہوئے خاکسار نے جماعت احمدیہ کی طرف سے سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا صفات اور آپ کی سیرت کے بیان و اظہار کا دنیا بھر میں اہتمام ہونے اور آپ کے لائے ہوئے اسلام و قرآن کی موجودہ زمانہ میں اشاعت کی خاص طور پر ضرورت اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے زیر ارشادات جماعت کی طرف سے اس کا باقاعدہ انتظام ہونے اور اس بارہ میں اسکی مساعی کا مختصر ذکر کیا

میرے بعد مکرم السید منیر المالکی صاحب ایڈمنسٹریشن ڈائرکٹر آف فیجہ واٹر سروس دمشق۔ الأستاذ السید انور علی الأرناؤوط ڈائریکٹر فسیمن محکمہ آثار قدیمہ۔ السید رشد البعلی سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیفا فلسطین الاستاذ السید محمد الشموار صاحب پلیڈر۔ الاستاذ السید ابراہیم صاحب سکول ٹیچر۔ الاستاذ سعید سوقیہ صاحب سکول ماسٹر اور خاکسار نے نیز نوجوانوں میں سے عزیزم السید محمود سلیم الربانی نے تقاریر کیں۔ جن کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں عربی نظمیں بھی پڑھی گئیں۔

میاں ممتاز دولتانہ کی تقریر

پاکستان کے دشمنوں کو کچلنے کیلئے ہنگامی قوانین ضروری ہیں

لالہ موسیٰ ۴ر جنوری۔ میاں ممتاز دولتانہ نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے قیام کے بعد مسلم لیگ کا کام ختم ہو گیا ہے وہ غلطی پر ہے

میاں ممتاز دولتانہ آج بعد دوپہر لالہ موسیٰ رونق افروز ہوئے۔ آپ کا سڑک کے کنارے سرکردہ مسلم لیگیوں نے خیر مقدم کیا۔

میاں ممتاز دولتانہ نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے پاکستان گورنمنٹ کی ان خدمات کا ذکر کیا۔ جو اس نے سرانجام دی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ خدمات دراصل مسلم لیگ کی خدمات ہیں۔ کیونکہ حکومت چلانے کی ذمہ دار مسلم لیگ ہی ہے۔ ان نکتہ چینیوں کا جواب دیتے ہوئے جو یہ کہتے ہیں کہ مسلم لیگ نے قوم سے جو وعدے کئے تھے انہیں پورا نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مسلم لیگ نے قوم سے صرف ایک وعدہ پاکستان لے کر دینے کا کیا تھا۔ اور یہ وعدہ مسلم لیگ نے سات سال کے قلیل عرصہ میں پورا کر دکھایا۔ سیفٹی ایکٹ اور آرڈیننسوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ملک میں کبھی ہنگامی صورت حالات پیدا ہے اور اس قسم کے ہنگامی قوانین پاکستان کے دشمنوں کو کچلنے کے لئے ضروری ہے تاہم مسلم لیگ کبھی یہ برداشت نہیں کرے گی۔ کہ ان قوانین کو مسلم لیگ کے مخالفین کے خلاف استعمال کیا کیا جائے۔

آپ نے اس امر کا بھی اعلان کیا کہ صرف ان لوگوں کو ہی مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا جائے گا۔ جو مستحق ہونگے آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ کو مضبوط بنائیں۔ جس نے اعتماد اور یقین محکم کے ساتھ حصول پاکستان کی جنگ لڑی۔

سنٹرل پالیمنٹری بورڈ کا اجلاس

کراچی ۴ر جنوری۔ سنٹرل پالیمنٹری بورڈ پاکستان کا اجلاس ۲۲ر جنوری کو لاہور میں منعقد ہو گا۔ جس میں تحقیقاتی کمیٹیوں کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔ اور مسلم لیگ کے امیدواروں کا انتخاب کرکے ٹکٹ جاری کرے گی جو آئندہ پنجاب اسمبلی کے لئے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر انتخاب لڑیں گے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل مشکل ہو گی

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان

جس عمارتی لکڑی کے متعلق نظارت ملیا کی طرف سے اعلان زیر عنوان "ربوہ میں عمارتوں کی تعمیر کے انتظامات" اخبار الفضل میں شائع ہو رہا ہے اس کا ایک حصہ ربوہ میں پہنچ چکا ہے۔ باقیماندہ لکڑی انشاء اللہ تعالیٰ آج کل پہنچنے والی ہے۔ بلٹی آ چکی ہے۔

اگرچہ کافی لکڑی کا سٹاک مہیا کیا جا رہا ہے۔ مگر پبلک کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر اور سلسلہ کی عمارات کا بھی لحاظ رکھتے ہوئے سارے ربوہ کی ضروریات کے لئے شاید مکتفی نہ ہو سکے۔ کیونکہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ پاکستان میں عمارتی لکڑی کی بہت قلت ہے۔ بہر حال ہماری یہ انتہائی کوشش ہو گی۔ کہ دوستوں کی ضروریات کو پورا کرنے کا اہتمام کریں۔ کیونکہ ربوہ کی اہمیت اور تقدس کا اقتضاء بھی یہی ہے۔ کہ ربوہ اپنی پوری شان کے ساتھ جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچ کر دنیا کے سامنے صداقت احمدیت کا مزید برآں زندہ اور تازہ نشان پیش کر سکے۔ چونکہ دوستوں کے اندر بھی یہی جذبہ کام کر رہا ہے۔ اور اسی جذبہ کے پیش نظر وہ اپنی عمارات کو ربوہ میں جلد مکمل دیکھنے کے متمنی ہیں۔

بنا بریں منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم نے احباب کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے عمارتی سامان کی فراہمی کا کافی سٹاک کر لیا ہے سو حضور نے بھی از راہ شفقت دوستوں کے پاس فروخت کرنے کی اجازت عطا فرما کر کمال احسان فرمایا ہے۔ اس لئے اب دوستوں کے لئے نادر موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنی ضروریات کا خیال رکھ کر اس موقعہ سے پورا استفادہ کرتے ہوئے فوراً آرڈر بھیج کر لکڑی۔ لوہا۔ سیمنٹ چونا ریزرو کروالیں۔ ورنہ پھر دوسرے موقعہ پر انتظار کرنا پڑے گا۔

دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ لکڑی دیار اوّل درجہ کی ہو گی۔ اور تازہ مال بڑی شہتیریوں کی شکل میں ہو گا۔ نرخ بہت واجبی ہوں گے

(سیکرٹری تعمیر ربوہ ضلع جھنگ)

مہاجرین کو سردی سے بچائیے

کمشنر بحالی کی اپیل

کراچی ۳ر جنوری: مسٹر اے۔ ایچ خان کمشنر بحالی کراچی نے باشندگان کراچی سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ان بے گھر مہاجرین کی مصیبتوں کو کم کرنے کی کوششوں میں حکومت کی مدد کریں جو سخت سردی کی وجہ سے موت کا سامنا کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں حکومت کی امداد کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ نظامت کراچی مہاجرین میں ۲۰۰۰ کمبل تقسیم کر چکی ہے۔ اور ہر ممکن طبی امداد فراہم کر رہی ہے۔ مگر یہ مسئلہ تنہا حکومت کی کوششوں سے ہی حل نہیں ہو سکتا ہے۔ مسٹر خان نے کراچی کے لوگوں سے درخواست کی ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے۔ مہاجرین کو گرم کپڑے فراہم کریں۔ اور طبی امداد کی آسانیاں مہیا کرنے میں مدد کریں۔

مسٹر خان نے ضعیف اور کمزور اشخاص کی ایک کثیر تعداد کو فوری مدد دینے اور ایک صنعتی گھر قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس سلسلہ میں امداد دینے کے خواہشمند حضرات موصوف سے ملاقات کریں۔ یا ٹیلیفون نمبر ۵۵۰۶ پر اطلاع دیں۔

(اے۔ ف۔ اس)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اعلیٰ مرکزی ملازمتوں کا امتحان

کراچی ۴ر جنوری۔ اعلیٰ مرکزی ملازمتوں میں تقرری کے لئے مقابلہ کا امتحان پاکستان پبلک سروس کمیشن کی جانب سے ۵ جنوری سے ۳ فروری ۱۹۵۱ء تک بیک وقت کرزن ہال ڈھاکہ یونیورسٹی ڈھاکہ، پنجاب یونیورسٹی ہال۔ مال روڈ لاہور اور سندھ مدرسہ ہال کراچی میں منعقد ہو گا۔

ان تمام امیدواروں کو جنہیں امتحان میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ رول نمبر اور نظام الاوقات (نقشہ تاریخ) کی اطلاع بہم پہنچائی جا رہی ہے۔

(پاکستان پبلک سروس کمیشن)

پاکستان کو شامی ٹکٹوں کا تحفہ

دمشق ۵ر جنوری: شامی حکومت نے متعدد پاکستانی افسروں کو شام کے ہوائی اور ہوائی ڈاک کے ٹکٹوں کا پورا مجموعہ تحفۃً دیا ہے۔ (اشاد)

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم نور علی کو کمر کے نیچے پھوڑا نکل آیا ہے۔ ابھی ابھی عزیز مذکور ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر صحت یاب ہوا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار حکیم یوسف علی فلیمنگ روڈ لاہور)

حکومت راولپنڈی کے مندروں اور گوردواروں کی مرمت کرائیگی

راولپنڈی ۵ر جنوری۔ مقامی حکام نے یہ پیشکش کی ہے کہ تمام ایسے مندروں اور گوردواروں کو جو گذشتہ تین سال کے عرصہ میں دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہوگئے ہیں ان کی ضروری مرمت کرا دی جائے۔ یہ پیشکش راولپنڈی کے ڈپٹی کمشنر نے پاکستان ہندو سبھا کے صدر کے نام ایک خط میں کی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے ایسے مذہبی مقامات اور معبدوں کی نگرانی اور دیکھ بھال کے متعلق تشویش کا حکومت کی طرف سے اظہار کیا ہے جنہیں ہندو اور سکھ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ وہ پیشکش کی ہے کہ ان کی ضروری مرمت کرا دی جائے گی اس مرمت کے تمام اخراجات خود حکومت برداشت کرے گی۔ (استار)

ہندوستان ۰۰۰،۰۰،۳۰ ٹن غلہ درآمد کریگا

نئی دہلی ۵ر جنوری۔ موجودہ منصوبوں کے مطابق سنہ ۱۹۵۱ء میں ہندوستان ۰۰۰،۰۰،۳۰ ٹن غلہ برآمد کرے گا۔ اس میں وہ ۰۰۰،۰۰،۲۰ ٹن کا بھی کچھ حصہ شامل ہے۔ جس کے لئے واشنگٹن میں ہندوستانی سفیر اپنی حکومت کی طرف سے بات چیت کر رہا ہے چاول سیام برما اور مصر سے درآمد کیا جائیگا پیشکش کی ہے کہ وہ پٹ سن کے بدلہ میں ۰۰۰،۳۰ ٹن چاول ہندوستان کو دے سکتا ہے۔ گندم امریکہ۔ کناڈا۔ آسٹریلیا اور ارجنٹائن سے خریدی جائے گی۔

سنہ ۱۹۵۰ء سو کروڑ روپے کے صرفہ سے ہندوستان نے ۰۰۰،۰۰،۲۰ ٹن غلہ درآمد کیا تھا۔ (اسٹار)

ملیریا کا انسداد

لیک سکسیس ۵ر جنوری۔ فلسطین میں عرب پناہ گزین کیمپ میں ملیریا کے انسداد کے سلسلہ میں ایک تاریخی کارنامہ رونما ہوا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی ایک وسیع مہم کے ماتحت پناہ گزینوں کی ۹۰ فیصدی کو ملیریا سے محفوظ کر لیا گیا ہے۔

پناہ گزینوں میں جنسی امراض کے انسداد کا بھی کام شروع کیا گیا تھا۔ اور اب ٹریکوما (آنکھ کا ایک متعدی مرض) کا بھی علاج شروع کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

مسئلہ کشمیر پر پاکستان کا غم و غصہ کا اندازہ کم لگانا بے وقوفی ہے۔

— مانچسٹر گارڈین کا تبصرہ —

لنڈن ۵ر جنوری۔ مانچسٹر گارڈین نے مسٹر لیاقت علی خان کے موقف پر حیرانی کا اظہار کیا ہے۔ لنڈن کے بعض مبصرین کا یہ خیال ہے کہ مسٹر لیاقت علی خان لنڈن کانفرنس میں شمولیت نہ کرنے اور مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تعلیم کا مصر میں یہ بیان دینا کہ پاکستان مصر کے مطالبہ کی حمایت یہاں تک کرے گا۔ کہ اگر پاکستان کو دولت مشترکہ سے علیحدہ ہونا پڑا تو وہ احتراز نہیں کرے گا۔ دو ایسے واقعات ہیں جنہیں اگر ملا کر دیکھا جائے تو سخت حیرانی ہوتی ہے۔ مانچسٹر گارڈین نے یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستان کا مسئلہ کشمیر پر غم و غصہ کا اندازہ کم لگانا بے وقوفی ہے۔

سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

کراچی ۵ر جنوری۔ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ پاکستان مسلم لیگ کا اجلاس ۲۲ر جنوری کو لاہور میں منعقد ہوگا۔ جس میں تحقیقاتی کمیٹیوں کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔ اور مسلم لیگ کے امیدواروں کا انتخاب کرکے ٹکٹ جاری کرے گی۔ جو آئندہ پنجاب اسمبلی کے لئے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر انتخاب لڑیں گے۔

سرحد اسمبلی کا اجلاس

پشاور ۵ر جنوری آج سرحد اسمبلی میں غیر سرکاری ... پر غور کیا گیا۔ سات غیر سرکاری قرار دادوں میں سے صرف ایک ہی منظور کی گئی۔ باقی ماندہ حکومت کے یقین دلانے پر واپس لے لی گئیں۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل ھذا بیت قوم الا ادخلہ اللہ الذل۔ (بخاری کتاب المزارعۃ)

یعنی ابی امامۃ الباہلی کی نسبت روایت ہے کہ انہوں نے ہل اور زراعت کے آلات میں سے کوئی اور آلہ دیکھا تو فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ یہ چیز یعنی زراعت کا آلہ کسی قوم میں داخل نہیں ہوتا۔ کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں ذلت نہ داخل کر دیتا ہو۔

ابن تین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غالباً بطور پیشگوئی کے فرمائی تھی۔ کیونکہ زمینداروں پر جس میں زمیندار اور کاشتکار دونوں شامل ہیں نہ کہ صرف کاشتکار) اس زمانہ میں سب سے زیادہ ظلم ہوتا ہے۔"

(اسلام اور ملکیت زمین صفحہ ۱۸۵ تا صفحہ ۱۸۸) (باقی)

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کشمیر کے متعلق گفتگو

لنڈن ۵ر جنوری۔ لنڈن پہنچنے پر ابتدائی غیر رسمی مذاکرات میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم نے سب سے پہلے مسئلہ کشمیر پر گفتگو کی۔ انہوں نے اس آمادگی کے ساتھ اس مسئلہ پر غور کیا کہ دولت مشترکہ کے استحکام کی خاطر پاکستان اور مسٹر لیاقت علی خاں کی خواہشات کو ممکن حد تک مان لیا جائے رات گئے تک گفتگو جاری رہی اور یقین کیا جاتا ہے کہ آخری تجویز یہ ہے کہ وزرائے اعظم کی ایک کمیٹی باضابطہ طور پر اس مسئلہ پر غور کرے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آسٹریلیا کے مسٹر منزیز اور نیوزی لینڈ کے مسٹر ہالینڈ جنہوں نے کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کی حالیہ رائے معلوم کرنے میں کافی جد و جہد کی ہے ان لوگوں میں ہیں۔ جنہوں نے ثالثی کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ دوسرے تمام وزرائے اعظم بھی مفاہمت کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کو تیار ہیں

لنڈن میں عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر پاکستان کے وزیر اعظم کانفرنس میں شرکت کر سکے۔ جو آئندہ ہفتہ کے وسط تک محض ابتدائی امور میں مصروف رہے گی تو اس کا قوی امکان ہے کہ موجودہ عالمی حالات کے پیش نظر پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کسی قسم کی مصالحت ہو جائے۔

تعلقات دولت مشترکہ کے دفتر کے اطلاع بھیجنے والے عملہ کو ان طویل اطلاعات کو کراچی روانہ کرنے میں چند گھنٹے صرف ہو گئے۔ جو مسٹر لیاقت علی خاں کو بھیجے گئے ہیں۔ عملہ تقریباً ساری رات مصروف رہا۔

لنڈن پاکستان کے آخری فیصلہ کا بے تابی سے منتظر ہے۔ لیکن محسوس کیا جا رہا ہے کہ اس کا علم آج یا شاید کل سے پہلے نہ ہو سکے گا۔ (اسٹار)

چین پر بمباری!

واشنگٹن ۵ر جنوری۔ صدر ٹرومین نے اعلان کیا ہے۔ کہ چین پر اس وقت تک بمباری نہیں کی جائے گا۔ جب تک اقوام متحدہ اس کی منظوری نہ دے۔

آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ ابھی امریکہ کی حکومت کے زیر غور اس قسم کی کوئی تجویز نہیں۔ کہ وہ اقوام متحدہ سے اس امر کی درخواست کرے۔

اوقیانوس پر پرواز کا نیا ریکارڈ

ٹورونٹو ۵ر جنوری۔ توقع کی جا رہی ہے۔ کہ اس سال جب کناڈا کی ایورو سی ایف ۱۰۰ جیٹ لڑاکا جٹ طیارے پہلی بار اوقیانوس کو عبور کرکے برطانوی فضائیہ کے مزید تجربات کے لئے برطانیہ جائیں گے تو اوقیانوس پر پرواز کے تمام سابقہ ریکارڈ ٹوٹ جائیں گے۔

یہ نیا لڑاکا طیارہ کینک کہلائے گا۔ اس کی پرواز ۶۲۲ میل فی گھنٹہ ہے اور امید ہے کہ کینیڈا نیو فاؤنڈ لینڈ اور شین آئر کے درمیان ۲،۰۸۵ میل کے فاصلہ کو یہ چار گھنٹوں میں طے کرے گا۔ کینک میں بڑی فاضل ٹنکیاں بھی لگائی جائیں گی۔ جس کی وجہ سے یہ پرواز کی تاریخ میں سب سے زیادہ فصل تک اڑنے والا لڑاکا طیارہ ہوگا۔

شمالی امریکی بحر منجمد کے علاقہ میں استعمال کے لئے خاص طور پر یہ طیارہ بنایا گیا ہے۔ کناڈا کی فضائیہ نے ان طیاروں کی بڑی تعداد کے آرڈر دیئے ہیں۔ (اسٹار)

امریکی فوجوں کو دو حصوں میں کاٹنے کی کوشش

ٹوکیو ۵ جنوری معلوم ہوا ہے کہ شمالی کوریا کی فوجوں اور چینی کمیونسٹوں نے جو جنگ وسطی کوریا میں شروع کی ہے۔ اس سے اقوام متحدہ کی فوجیں دو حصوں کٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے اس حملہ سے مشرقی اور مغربی ساحل پر لڑنے والی فوج ایک دوسرے سے بالکل الگ ہو جائے گی۔

کمیونسٹوں کی ایک زبردست فوج نہایت تیزی کے ساتھ دن چون طرف بڑھ رہی ہے۔ اور وہ پوسان کو جانے والے راستے کی حفاظت کرنے والی فوج کو محصور کرنا چاہتی ہے۔

اقوام متحدہ کی فوجوں نے انچون کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے